

تین سال سے زیادہ عمر کے اونٹ 20 _____

چار سال سے زیادہ عمر کے اونٹ 20 _____

ان پانچ مقررہ دیات میں سے جو بھی قاتل حاضر کرے گا، مقتول کے دلی کو اس کا قبول کرنا لازم ہوگا۔ مسلمان آزاد عورت کی دیت مسلمان مرد کی دیت سے نصف ہے؛ مؤطا امام مالکؒ میں عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

”یہ بات معروف رہی ہے کہ عورت کی دیت تہائی تک مرد کے برابر ہے اس سے زائد میں عورت کی دیت مرد کی دیت سے نصف ہو جاتی ہے۔“ ذی یہودی یا نصرانی کی دیت مسلمان کی دیت سے نصف ہے اور ان کی عورتوں کی دیت ان کی اپنی دیت سے بقدر نصف ہے اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: **عَقْلُ الْكَافِرِ نِصْفُ دِيَّةِ الْمُسْلِمِ** (سنن ترمذی) ”کافر کی دیت مسلمان کی دیت سے نصف ہے۔“ غلام کی دیت اس کی قیمت ہے چاہے جتنی بھی ہو اس لئے کہ اگر وہ مقتول ہے تو اس کے قتل کی صورت میں مالک کو اس کی قیمت ادا کر دینی جائے گی۔ عورت کے پیٹ میں جنین چاہے لڑکا ہے یا لڑکی تو اس (جنین) کی دیت ایک غلام یا لونڈی ہے اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک فیصلہ میں فرمایا تھا: کہ جنین میں ایک غلام یا لونڈی ہے جیسا کہ صحیح بخاری میں ہے اور یہ اس صورت میں ہے کہ جنین (بچہ) پیٹ میں ہی سر جائے، لیکن اگر زندہ پیدا ہو گیا اور پھر مر گیا تو اس میں قصاص یا پھر پوری دیت ہے۔

بعض غلام نے جنین (پیٹ میں بچہ) کی دیت اس کی ماں کا دواں حصہ بھی کہا ہے۔ بنا بریں امام مالکؒ نے اس

کی قیمت پچاس دینار یا چھ سو درہم قرار دی ہے۔

2- حرمتِ خمر و مئیسر (2008ء، 2010ء، 2013ء)

خمر کے معنی و مفہوم: خمر کے لفظی معنی ذہان پر پردہ ڈالنے کے ہیں۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں۔ **الْخَمْرُ مَا خَاصَرَ الْعَقْلَ**: خمر وہ چیز ہے جو عقل کو ڈھانپ لے۔ یہ چونکہ عقل کو ڈھانپ لیتی ہے اور جسم پر طاری ہو جاتی ہے اس لیے اس کو خمر کہا گیا ہے۔

حرمتِ خمر اور قرآن مجید

قرآن مجید میں شراب کے بارے میں احکامات تدریجاً نازل ہوئے۔ جو درج ذیل ہیں۔

1- نفرت کا اظہار: پہلے مرحلے پر اللہ تعالیٰ نے شراب سے نفرت کا اظہار کیا۔ **يَسْأَلُكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ** **قُلْ فِيهِمَا إِثْمٌ كَبِيرٌ وَمَنْفَعَةٌ لِلنَّاسِ** **وَلَا تُحَرِّمُهَا إِلَّا الْكَافِرُونَ** (نساء: 219) ”لوگ آپ سے شراب اور جوئے کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ آپ کہہ دیں کہ ان میں بڑا گناہ ہے اور لوگوں کیلئے فائدے بھی ہیں لیکن ان کا گناہ ان کے فائدے سے بہت بڑا ہے۔“ یہ آیت 2 ہجری میں نازل ہوئی۔ اس بارے میں حدیث میں آتا ہے:

کے بارے میں ہمارے پاس اپنی دلی بھیج تو یہ آیت اتری کہ اس میں کتنا زیادہ ہے اور فائدہ کم ہے۔ لیکن حضرت عمرؓ کو سب یہ آیت سنائی گئی تو انھوں نے پھر یہ دعا کی: اے اللہ! بیان شانی و کافی نازل فرما تو سورہ النساء میں یہ آیت اتری کہ "اے ایمان والو! نشے کی حالت میں نماز کے قریب نہ جاؤ"۔ تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے موزن نے علیؓ علی الصلوٰۃ کے بعد پکار کر کہہ دیا کہ نشے کی حالت میں نماز پڑھنے کی ممانعت آگئی ہے۔ حضرت عمرؓ کو یہ دلی سنائی گئی۔ اس پر بھی انھوں نے دعا کی۔ اے اللہ! بیان شانی و کافی نازل فرما۔ تو سورہ مائدہ میں یہ آیت نازل ہوئی کہ شراب حرام ہے تو کیا تم باز آؤ گے تو حضرت عمرؓ کہنے لگے، ہم باز آ گئے، اے اللہ! ہم باز آ گئے۔

2۔ ادائیگی نماز کی ممانعت: دوسرے مرحلے پر اللہ تعالیٰ نے نشہ کی حالت میں نماز ادا کرنے سے منع کیا اور فرمایا: **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَءُوا الصَّلَاةَ وَآنتُمْ سُكَرَىٰ حَتَّىٰ تَعْلَمُوا مَا تَقُولُونَ (النساء: 43)** "اے ایمان والو! تم نشہ کی حالت میں نماز نہ پڑھو یہاں تک کہ جو منہ سے کہتے ہو سمجھنے لگو۔" یہ آیت ہم اجماعی میں نازل ہوئی۔ اس ضمن میں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ شراب کی حرمت تین دفعہ آئی جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے اس وقت لوگ شراب پیتے تھے، جوئے کا مال کھاتے تھے۔ آپؐ سے اس بارے میں سوال کیا گیا تو یہ وحی نازل ہوئی کہ "آپؐ سے شراب اور جوئے کے بارے میں پوچھتے ہیں تو کہیے کہ اس میں فائدہ تو ہے لیکن بہت کم اور اس کے مقابلہ میں نقصان زیادہ ہے۔" تو لوگوں نے کہا فائدہ کم اور نقصان زیادہ بتایا گیا ہے حرام نہیں کیا گیا۔ چنانچہ وہ شراب پیتے رہے۔ لیکن ایک دن ایسا اتفاق ہوا کہ ایک مہاجر صحابی نے نماز سطرہ میں قرآن پڑھتے وقت نشہ کے عالم میں قرآن کو غلط سلاط اور غلط سلاط کر دیا۔ چنانچہ یہ آیت اتری کہ "اے مومنو! نشہ کی حالت میں نماز نہ پڑھا کرو جب تک کہ تم عیسوی ہوش نہ ہو کہ تم کیا پڑھ رہے ہو۔" یہ آیت پہلے سے زیادہ سخت تھی چنانچہ لوگوں نے نماز کے وقت شراب پینا چھوڑ دیا لیکن ہجری کے برابر پیتے رہے، کیونکہ صراحت ممانعت نہیں تھی لیکن ایک دن شراب میں مست ہو کر کوئی نماز پڑھا تو اچانچہ ممانعت کی صاف آیت نازل ہو گئی کہ اے ایمان والو! شراب اور جود اور بت اور پانسے کا پاک شیطان کام میں لایا۔ تو لوگوں نے کہا، اے اللہ ہم ترک گئے، باز آ گئے۔

3۔ مکمل ممانعت: آخری حکم جو اس مسئلے میں نازل ہوا اس میں شراب کی مکمل ممانعت کر دی گئی اور شاد باری ہوا: **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَالْمَیْمُورَ وَالْأَنصَابَ وَالْأَزْوَاجَ ۚ بِرَحْمَتٍ مِّنْ رَبِّكُمُ الَّذِیْنَ یُخَفِّضُونَ ۖ** (مائیدہ: 90) "اے ایمان والو! شراب اور جوام اور بہت اور پائے کے یہ تو میں ناپاک شیطانی کام ہیں تم ان سے باز آ جاؤ تاکہ تم نفلح پاؤ۔" یہ آیت 6 ہجری میں نازل ہوئی۔ اس کے حقوق حدیث میں آتا ہے کہ شراب کے بارے میں جب پہلی وحی آئی تو مام مشہور ہو گیا کہ شراب حرام ہو گئی ہے تو لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اس میں نفع ہے تو ہم کو قطع الحوائج رہنا چاہیے تو آپ چپ ہو رہے۔ یہ دوسری آیت اترتی تو پھر بات پھیل کر شراب حرام ہو گئی تو لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! ہم نماز کے وقت نہیں بیٹھیں گے تو آپ پھر خاموش ہو گئے۔ لیکن آیت 3 اتر کر یہ شیطانی عمل سے اس سے رکھا تو آپ نے صاف فرما دیا کہ شراب حرام ہو گئی۔

حُرْمَتِ شراب اور حدیث شریف

شراب کے حقائق - حدیث میں درج ذیل احکامات ہیں:

عملِ شراب پر انسانیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کے سلسلے میں دس آدمیوں پر لعنت کی۔ شراب کھانے والے پر اور جس کے ایسے کشید کی گئی ہو اور اس کے پینے والے پر اور اس کے پلانے والے پر اور اس پر جو شراب سے لے جائے اور اس پر جس کیلئے لے جائی جائے اور اس کے بیچنے والے پر اور اس کے خریدنے والے پر اور اس پر جو کہ بیچا تحفہ میں شراب دے اور اس پر جو شراب فروخت کر کے اس کی قیمت کھائے۔

شراب قلیل و کثیر حرام ہے: اسلام نے شراب کے نقصانات کی وجہ سے ان کی مکمل بندش کر دی ہے۔ اور نادیدنی ہے: جس چیز کی کثیر مقدار نشہ پیدا کرے اسکی مقدار بھی حرام ہے۔

شراب ہر برائی کی جی ہے: شراب ہر برائی کا دروازہ کھولنے والی ہے، اس لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”شراب نہ پی بے شک یہ ہر برائی کا دروازہ کھولنے والی ہے۔“

شراب دشمنِ ایمان: شراب پیتے وقت ایمان وقتی طور پر خارج ہو جاتا ہے، اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”حالتِ ایمان میں آدمی شراب نہیں پیتا۔“ شراب اور ایمان گویا ایک دوسرے کی ضد ہیں جہاں شراب ہوگی وہاں سے ایمان رخصت ہو جائے گا۔

شراب کے نقصانات

شراب کے نقصانات درج ذیل ہیں:

(الف) جسمانی نقصانات

- 1- جسمانی اور ذہنی صلاحیتیں جلد ختم ہو جاتی ہیں۔
- 2- قوتِ ارادی ختم ہو جاتی ہے۔
- 3- اعصابی نظام میں سوزش ہو جاتی ہے جس سے یہ جلد شل ہو جاتا ہے۔
- 4- کینسر کا باعث بنتی ہے۔
- 5- نظامِ ہضم تباہ ہو جاتا ہے۔
- 6- انسان کے منہ کے اندر سوزش ہو جاتی ہے۔
- 7- معدے میں سوزش ہو جاتی ہے۔

(ب) اخلاقی و معاشرتی نقصانات

- 1- انسان کام کرنے کے قابل نہیں رہتا اس لیے بے شمار مذمہ داریاں پوری نہیں کر سکتا۔

- 2- زنا کی طرف رغبت ہو جاتی ہے۔
- 3- جھوٹ بولنے کی عادت عام ہو جاتی ہے۔
- 4- رشوت کا بازار گرم ہو جاتا ہے۔
- 5- خودداری ختم ہو جاتی ہے۔
- 6- وعدے پورے نہیں ہوتے۔
- 7- نسل نو مناسب تربیت اور سرپرستی نہ ہونے کی وجہ سے تباہ ہو جاتی ہے۔
- 8- گھریلو خواتین کی عزت محفوظ نہیں رہتی۔
- 9- روحانی کمزوری واقع ہو جاتی ہے۔

(ج) نفسیاتی نقصانات

- 1- اعصابی کمزوری کی وجہ سے قوت ارادی ختم ہو جاتی ہے۔
- 2- ذہنی استعداد کمزور ہو جاتی ہے۔
- 3- مقابلہ کی قوت نہیں رہتی۔
- 4- نفسیاتی طور پر خوفزدگی چھا جاتی ہے۔
- 5- کبھی ہنسنا اور کبھی رونا انسان کو تسخیر کا نشان بنا دیتا ہے۔
- 6- دینی عزت ختم ہو جاتی ہے۔
- 7- بچے اور خاندان احساس کمتری میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

(د) معاشی نقصانات

- 1- شرابی افراد ذہنی طور پر غیر حاضر ہوتے ہیں اس سے صنعت، زراعت، کاروبار اور دفتری دسرکاری کاموں میں نقصان ہوتا ہے۔
- 2- رشوت شروع ہو جاتی ہے جس سے معاشی نا انصافیاں جنم لیتی ہیں۔
- 3- ناجائز منافع خوری شروع ہو جاتی ہے۔
- 4- نشر باز ذخیرہ اندوزی، بد عہدی، لوٹ کھسوٹ اور ملازموں کے ساتھ بد تمیزی کرتا ہے جس سے معاشی نقصانات ہوتے ہیں۔
- 5- سود کی لعنت جنم لیتی ہے۔

(ر) ملکی نقصانات

- 1- شرابی رہنما کی وجہ سے میدان جنگ اور خارجہ پالیسی میں مار کھا جاتے ہیں جس کی سزا تو مین نسل در نسل پہنکتی ہیں۔ مثلاً حکو معاهدات، شملہ معاہدہ، بنگلہ دیش کا قیام جیسے دور جدید کے مسائل کے پیچھے دوسرے عوامل کے علاوہ شراب نوشی کا بھی گہرا ہاتھ ہے۔

- 2- شرابی رہنا زنا جیسی مرض میں مبتلا ہو جاتے ہیں ان کو شراب اور عورت کے ذریعے خریدنا آسان ہو جاتا ہے۔
مثلاً یحییٰ خان سابق صدر پاکستان نے نشے کی حالت میں روسی وزیراعظم کے سر پر پانی کا جگ اندھیل دیا اور
عریاں حالت میں دفتر سے باہر آ گئے۔ ایوان صدر زنا کا مرکز بن گیا اسی دور میں بنگلہ دیش بنا۔
- 3- شرابی راہنما صحیح اور بروقت نصیحت کرنے کی قوت سے محروم ہونے کی وجہ سے قوموں کو ذلت کی طرف تھکیل
دیتے ہیں مثلاً شرابی صدر کے وجہ سے پاکستانی فوج کا ہتھیار ڈالنا۔
- 4- یہ لوگ نیکی کو فتنہ کر کے بے حیہ بن کر فروغ دیتے ہیں۔ مثلاً موجودہ دور میں ٹی۔ وی اور کیبل، ڈش، وی سی آر
اس کام میں پیش پیش ہیں۔
- 5- ایسے افراد غلط طریقے سے دولت اکٹھی کرتے ہیں جس سے معاشی بحران شروع ہو جاتا ہے۔ جیسے اس وقت
پاکستان معاشی بحران میں گرفتار ہے۔

شراب کے نشانات پر شاہ ولی اللہ لکھتے ہیں: شراب نوشی کی دو بڑی خرابیاں ہیں۔ ایک کا تعلق معاشرے
سے ہے کیونکہ سبے خوراک کا تہہ اسی ہے کہ وہ خدا کو سب سے جگزنار بتا ہے اور انکی جان و مال لوٹنے اور آبروریزی سے بھی
دور بنی نہیں کرتا۔ اس سے دوسری خرابی جو پیدا ہوتی ہے۔ اس کا تعلق شراب کے اپنے اندر تہذیب نفس سے ہے کیونکہ
شراب پینے والا آدمی حیوانیت میں ڈوب جاتا ہے۔ اور انکی عقل جو انسان کے عقل القدر مقام تک رسائی کا ذریعہ ہے
خفگانے نہیں رہتی۔ کیونکہ شراب ایک ایسی چیز ہے جس کی تمکوڑی سی مستدار بھی استعمال کرنا انسان کو کثیر مقدار کے استعمال پر
آمادہ کرتی ہے کیونکہ بہت جلد اس کی لذت پڑ جاتی ہے۔ اس لیے شارع نے شراب کی حرمت کے لیے سکر (نشے) کی شرط
مقرر نہیں بلکہ شراب کے سکر (نشے) ہونے کو تحریم خمر کی علت قرار دیا ہے اور عقلی و کثیر میں فرق نہ کر کے اسکی ایک بوند کو بھی
وہی حرام بتایا ہے جس طرح اس کا پورا پیالہ لیا کر جانا حرام ہے۔ (حجۃ اللہ البائلہ 69: 668)

شراب کی سزا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں زیادہ سے زیادہ چالیس کوڑے سزا دی جاتی تھی۔ حضرت ابو بکرؓ کے
زمانے میں بھی یہی سزا دی۔ حضرت عمرؓ کے زمانے میں شراب نوشی کا زیادہ رواج ہوا تو آپؐ نے سنا کہ کرام کے مشورے
سے بڑھا کر اس سزا کوڑے کر دی۔ حضرت علیؓ کے زمانے میں یہ سزا چالیس کوڑے کر دی گئی۔

حُرْمَتِ مِیسِر

معنی و مفہوم: میسر بُشڑ سے ہے جس کے معانی آسانی، فراخی یا دولت مندی کے ہیں۔ عرب میسر ہونے والے
کہتے ہیں کیونکہ جو کہتے والا نہایت آسانی کے ساتھ دولت کما کر خوشحال بن جاتا ہے۔ جبکہ دوسرا فریق بالکل برباد ہو جاتا
ہے۔ ہر چیز جس کا انحصار شاق پر اور ہوا کہلاتا ہے۔

جو اور اس کی اقسام: ہوا عربوں کے زمانے میں اس طرح ہوتا تھا کہ وہ تیروں میں سے سات تیرے والے
ہوتے تھے۔ ایک تیرے خالی۔ ان کو تھیں میں خالی کر کے ایک صنف فلفل کے ہاتھ میں دے دیتے تھے جو انکی غذا ہوتا تھا۔
ایک ایک تیرے ایک فلفل کا ہوتا تھا۔ جسے تیرے والے کامیاب اور خالی تیرے والے کام تصور ہوتے تھے۔ یہ تجارت
کے گوشت کے حصوں پر لگاتے تھے اور خالی تیرے والوں کو دولت کی قیمت ادا کرنی پڑتی تھی۔ یہ سب گوشت خریدنے پر

کردیا جاتا تھا۔

جوئے کی جدید اقسام: آج کل جوئے کی بے شمار شکلیں موجود ہیں۔ ان میں سے کچھ تو پہلے زمانے میں بھی تھیں اور بہت سی اس زمانے کی ایجادات ہیں۔ اقسام جو درج ذیل ہیں۔

- 1۔ نر 2۔ شرج 3۔ سہ بازی 4۔ گھردور
- 5۔ لائری 6۔ انعامی بانڈ 7۔ انعامی سکیمیں 8۔ تاش پر جوا
- 9۔ کرکٹ بچھ لکس کرنا 10۔ کسی چیز کی کامیابی اور ناکامی پر جوا

حرمت میسر اور قرآن

میسر کے متعلق قرآنی احکامات درج ذیل ہیں:

اظہار بیزاری: پہلے سرطے میں اللہ تعالیٰ نے جوئے سے نفرت کا اظہار کیا ہے۔ یَسْئَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ فِيهِمَا إِثْمٌ كَبِيرٌ وَمَنْ فَاخَ لِلتَّاسِ وَأَوَّاهُمْ آتَاكُمْ مِنْ تَنْفِيهِمَا (بقرہ 2: 219) ”لوگ آپ سے شراب اور قمار کے بارے میں دریافت کرتے ہیں کہہ دیجئے کہ ان میں بڑا گناہ ہے اور لوگوں کیلئے فائدہ ہے بھی ہیں اور ان کا گناہ ان کے فائدے سے بڑھ کر ہے۔“ اسی طرح لوگوں کے ذہن میں جوئے کے متعلق نفرت بٹھائی گئی۔

ممانعت کا حکم: آخری سرطے پر جوئے پر مکمل پابندی لگا دی گئی، ارشاد باری ہے: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِمَّنْ شَكَّلَ الشَّيْطَانُ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ (مائدہ 90: 90) ”اے ایمان والو! شراب اور جوا اور بت اور پانسے کے تیر تو بس نری گندی باتیں ہیں اور شیطان کے کام ہیں پس ان سے باز آ جاؤ تاکہ تم نجات پاؤ۔“

وجہ حرمت: اللہ تعالیٰ نے جوئے کی حرمت کی وجہ بھی بیان کی ہے۔ إِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُوقِعَ بَيْنَكُمْ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَعَنِ الصَّلَاةِ فَهَلْ أَنْتُمْ مُنْتَهُونَ (مائدہ 91: 91) ”بے شک شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعہ تمہارے درمیان دشمنی اور کینہ ڈال دے اور تمہیں اللہ کی یاد اور نماز سے روک دے سو کیا اب تم باز آ جاؤ گے۔“ وجہ حرمت کے دلائل دے کر انسانوں کو اس کی وجہ حرمت سمجھائی گئی کہ یہ بہت سے نقصانات کا باعث ہے تاکہ جوئے سے مسلمان مکمل طور پر متنفر ہو جائے۔

حرمت میسر اور حدیث: جوئے کی مذمت کرتے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کہ جو شخص زرد شیر (چوسر) کھیتا ہے وہ گویا نذیر کے گوشت اور خون سے اپنے ہاتھ رنگتا ہے۔“

جوئے کے ارادے کا کفارہ: جوئے کی خرابیوں کے پیش نظر اس کا ارادہ کرنے کے بعد اگر چہ باز آ جائے لیکن پھر بھی گناہ لازم کیا گیا۔ فرمان نبویؐ ہے: جس نے اپنے ساتھی سے اتنا کہا کہ آؤ جوا کھیلیں (لیکن جوا نہ کھیا) تو وہ صدقہ دے یعنی وہ جوئے کا ارادہ کر کے باز آ یا تو اس سے بائیل گئی۔

جوئے کے نقصانات

جوئے کے نقصانات درج ذیل ہیں۔

(الف) معاشی نقصانات:

- 1- جو اچیتے والا دولت مند ہو جاتا ہے۔
- 2- ہارنے والا تباہ ہو جاتا ہے۔
- 3- دولت سمٹ کر چند باتوں میں آ جاتی ہے۔
- 4- گردش دولت رک جاتی ہے۔
- 5- معاشی جدوجہد جو معاشی ترقی کا باعث ہے جوئے سے رک جاتی ہے۔
- 6- جوئے سے پیسے آسانی سے ہاتھ آ جاتے ہیں اس لیے بے کاری کی عادت ہو جاتی ہے۔ یہ معاشی ترقی کیلئے زہر قاتل ہے۔
- 7- ایک فریق یقیناً نفع میں اور دوسرا نقصان میں رہتا ہے۔ اس لیے معاشرے کا معاشی توازن بگڑ جاتا ہے۔
- 8- کاروبار جوئے کی وجہ سے رک جاتے ہیں۔
- 9- جوئے باز سب دل میں جاتا ہے۔ جس سے معاشرے کے کمزور لوگ مدد سے محروم ہو جاتے ہیں۔
- 10- صنعت اور کاروبار کا عمل رک جاتا ہے جس سے بے روزگاری عام ہو جاتی ہے۔

(ب) معاشرتی و اخلاقی نقصانات

- 1- اچانک دولت ہاتھ آ جانے سے آدمی کی ذہنی حالت پاگل جیسی ہو جاتی ہے وہ دولت کا صحیح مصرف نہیں کر سکتا یوں دولت معاشی عدم توازن کا باعث بنتی ہے جس سے معاشرتی سکون ختم ہو جاتا ہے۔
- 2- جوئے باز عام طور پر زنا اور شراب جیسی سماجی برائیوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں جس سے معاشرے میں اخلاقی کرپشن شروع ہو جاتی ہے۔
- 3- جوئے باز دولت کی حرص میں مبتلا ہو جاتے ہیں جس سے معاشرے کے مستحقین کی مالی مدد کے ذرائع بند ہو جاتے ہیں۔
- 4- گھریلو زندگی تباہ ہو جاتی ہے۔ دولت کی اچانک آمد سے آدمی دوسری خواتین میں دلچسپی لیتا ہے جس سے ازدواجی زندگی تلخ ہو جاتی ہے۔
- 5- جوئے کر "دولت انسان کو اس قدر بے حیا بنا دیتی ہے کہ معاشرے میں فحاشی کا رواج عام ہو جاتا ہے۔
- 6- جوئے بازی معاشرے میں بے شمار سماجی برائیوں مثلاً: جھوٹ، فراڈ اور غیبت کو رواج دیتی ہے۔
- 7- جوہار نے والے کا انداز معاشی بد حالی کی وجہ سے ذہنی سکون، عزت اور شفقت سے محروم ہو جاتا ہے جس سے نسل نو کی تربیت نہیں ہوتی۔
- 8- مسلسل جوہار کرنے والے آخر کار گداگری کی لعنت میں مبتلا ہو جاتے ہیں جو معاشرے میں بہت بڑی سماجی

خرابی ہے۔

- 9۔ یہ چوری اور سرکٹنگ جیسی خطرناک بیماریوں کو جنم دیتی ہے۔
10۔ جو ہمارے والے غیرت سے محروم ہو جاتے ہیں وہ اپنی خواتین کو جنسی بے راہ روی پر مجبور کرتے ہیں جس سے اخلاقی کرپشن عام ہو جاتی ہے۔

(رج) سیاسی و ملی نقصانات

- 1۔ لوگ سلطنتیں ہار دیتے ہیں مثلاً: مہابھارت میں ہے کہ ایک خاندان جوئے کی وجہ سے اپنی سلطنت ہار بیٹھا۔
2۔ جوئے باز منظم روبرار کی وجہ سے حکومتوں کو غلط فیصلوں پر مجبور کر دیتے ہیں جس سے ملکی بدنامی ہوتی ہے۔
3۔ جوئے باز ملکی وقار و ادب پر لگا دیتے ہیں مثلاً پاکستان، انڈیا اور جنوبی افریقہ کے بہت سے کھلاڑی میچ فلکسنگ کے مرکب ہوئے ہیں۔ جس میں پیسے لیکر جوئے کی وجہ سے اپنے ہی ملک کی ٹیم ہار دی جاتی ہے۔ جس سے ملک کی بدنامی بین الاقوامی سطح پر ہوتی ہے۔
4۔ جوئے باز ملک کی سیاست میں دخیل ہو جاتے ہیں اور اسبلی سے اپنی مرضی کے قوانین منظور کروا لیتے ہیں۔
5۔ یہ لوگ ملکوں میں سیاسی بحران پیدا کرتے ہیں حکومتوں تک کو تبدیل کر دیتے ہیں۔ جس سے سیاسی عدم استحکام پیدا ہو جاتا ہے۔
6۔ یہ لوگ اپنی دولت کے بل پر اچانک مالی بحران پیدا کر دیتے ہیں جس سے حکومتیں عدم استحکام اور معاشرہ عزم تنہیز کا شکار ہو جاتا ہے۔
7۔ برائی کو فروغ دیتے ہیں۔ جس سے حکومتی سطح پر برائی منظم طریقے سے پہنچتی ہے اور معاشرہ بے شمار اخلاقی بیماریوں کا شکار ہو جاتا ہے۔
8۔ جوئے باز بین الاقوامی معاشی اور سیاسی مافیابین چکے ہیں انکی متوازن حکومتیں قائم ہو گئی ہیں۔ اس طرح برائی کی طاقت مضبوط ہو رہی ہے۔ جس کے سامنے کھڑے ہونے سے بڑے بڑے لوگ ڈرتے ہیں۔
9۔ یہ لوگ اچانک مہنگائی کر کے معاشرے کو عدم تحفظ کا شکار کر دیتے ہیں۔

3۔ ایلا 2009ء

لغوی معنی: اس کے لغوی معنی قسم کھانے کے ہیں۔

اصطلاحی معنی: شرعی اصطلاح میں ایلاء اس کو کہتے ہیں کہ خاوند اپنی بیوی کے ساتھ قطع تعلقی کی قسم کھائے مثلاً وہ کہے: **وَاللّٰهِ لَا أَقْرِئُكَ**، خدا کی قسم میں تیرے قریب نہیں جاؤں گا یا **وَاللّٰهِ لَا أَقْرِئُكَ أَزْوَاجَ الشُّہُرِ**: خدا کی قسم میں چار ماہ تک تیرے قریب نہیں جاؤں گا۔ علامہ ابو بکر الجزاری نے اس کی تعریف یوں کی ہے کہ ”کسی مرد کا اللہ کی قسم کھا کر کہنا کہ میں اپنی عورت کے ساتھ جماع نہیں کروں گا جبکہ وہ مدت چار ماہ سے زائد ہو۔ یا اس سے ملتے جلتے الفاظ ہوں جن سے قطع تعلقی کی جاسکتی ہو۔“